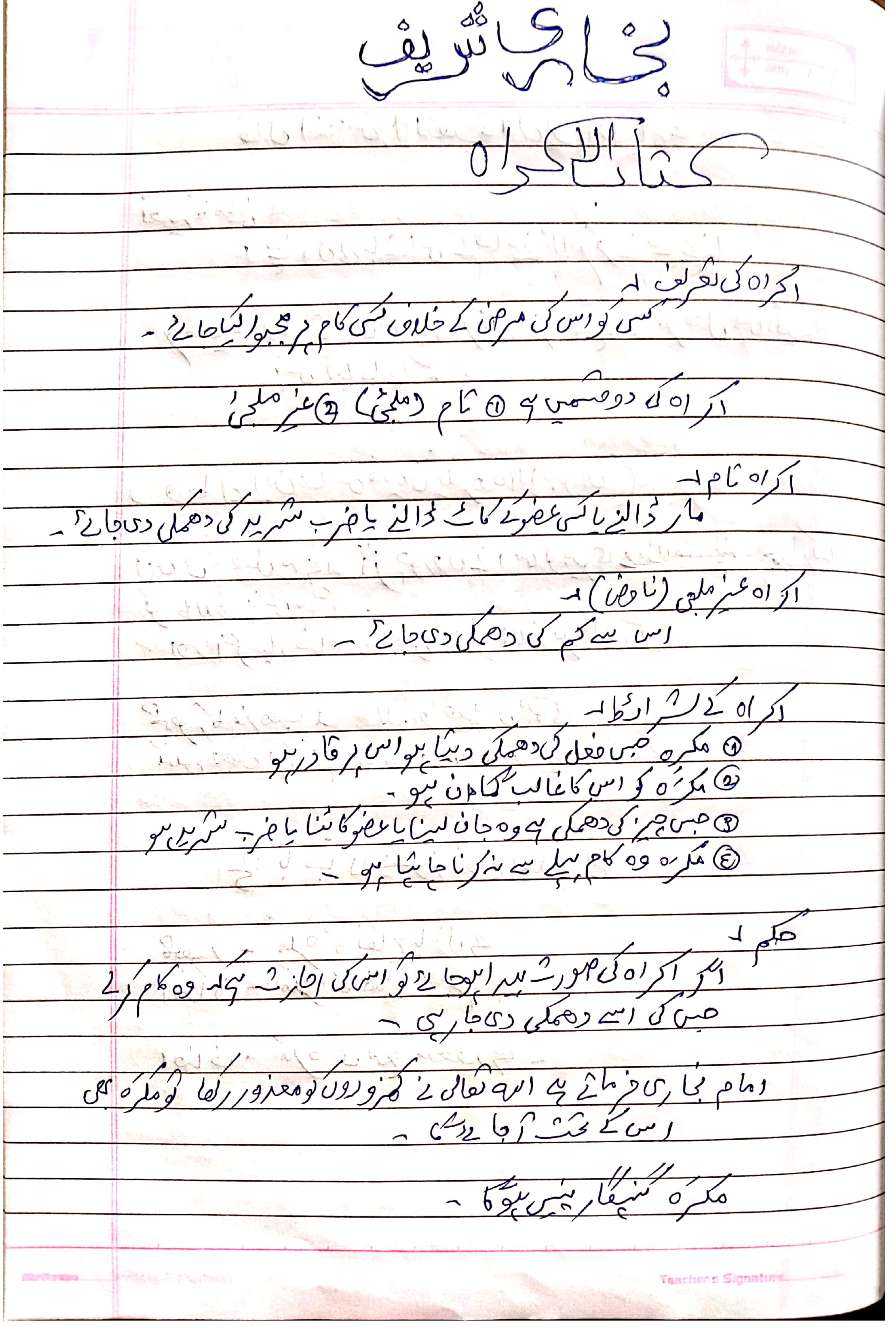


بخاری شریف

کتاب الاکراہ

اکراہ کی تعریف:

کسی کو اس کی مرضی کے خلاف کسی کام پر مجبور کیا جائے۔

اکراہ کی دو قسمیں ہیں (1) تام (ملجی) (2) غیر ملجی

اکراہ تام:

مار ڈالنے یا کسی عضو کے کاٹ ڈالنے یا ضرب شدید کی دھمکی دی جائے۔

اکراہ غیر ملجی (ناقص):

اس سے کم کی دھمکی دی جائے۔

اکراہ کی شرائط:

(1) مکرِہ جس فعل کی دھمکی دے رہا ہو اس پر قادر ہو
(2) مکرَہ کو اس کا غالب گمان ہو۔
(3) جس چیز کی دھمکی ہے وہ جان لینا یا عضو کاٹنا یا ضرب شدید ہو
(4) مکرَہ وہ کام پہلے سے نہ کرنا چاہتا ہو۔

حکم:

اگر اکراہ کی صورت پیدا ہو جائے تو اس کی اجازت ہے کہ وہ کام کرے جس کی اسے دھمکی دی جا رہی ہے۔

امام بخاری فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے کمزوروں کو معذور رکھا تو مکرَہ بھی اس کے تحت آ جاوے گا۔

مکرَہ گنہگار نہیں ہو گا۔

Teacher's Signature

قال الحسن التقیۃ الی یوم القیامۃ

تقیہ کا معنی :-

اپنے دل کی بات کسی کے سامنے ظاہر کرنے سے بچنا

فرمایا۔ قیامت تک تقیہ کرنا جائز ہے۔ مگر قتل میں تقیہ نہیں کیا جائے گا۔

(وقال ابن عباس فیمن یکرھہ اللصوص)

اس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر چوروں نے اس کو بیوی کے طلاق دینے پر مجبور کیا تو طلاق نہیں ہو گی۔
اور اگر بادشاہ نے مجبور کیا تو طلاق ہو جائے گی

جمہور کا مذہب :- طلاق واقع نہیں ہو گی
لیکن بعض لوگ کہتے ہیں :- کہ طلاق واقع ہو جائے گی

باب لا یجوز نکاح المکرہ

جمہور ۔ مکرہ کا نکاح باطل ہے
احناف ۔ مکرہ کا نکاح صحیح ہے

احناف ۔ مکرہ کی بیع منعقد ہے۔

باب اذا اکرہ حتی وھب عبداً او باعہ لم یجز

جب مجبور کیا گیا یہاں تک کہ غلام کو ھبہ کر دیا یا بیچ دیا تو نافذ نہیں

بعض الناس کا مذھب ~~[illegible]~~ ہے۔

اگر مشتری نے اس میں منت مانی تو ان کے زعم میں یہ جائز ہے
اسی طرح اگر اس کو مدبر بنا لیا تو صحیح ہے۔

عام طور پر یہ مشہور ہے کہ جب امام بخاری بعض الناس کہتے ہیں تو اس سے مراد احناف ہی ہوتے ہیں
اگر یہاں بھی ان کی مراد احناف ہی ہیں تو علامہ عینیؒ فرماتے ہیں یہ درست نہیں

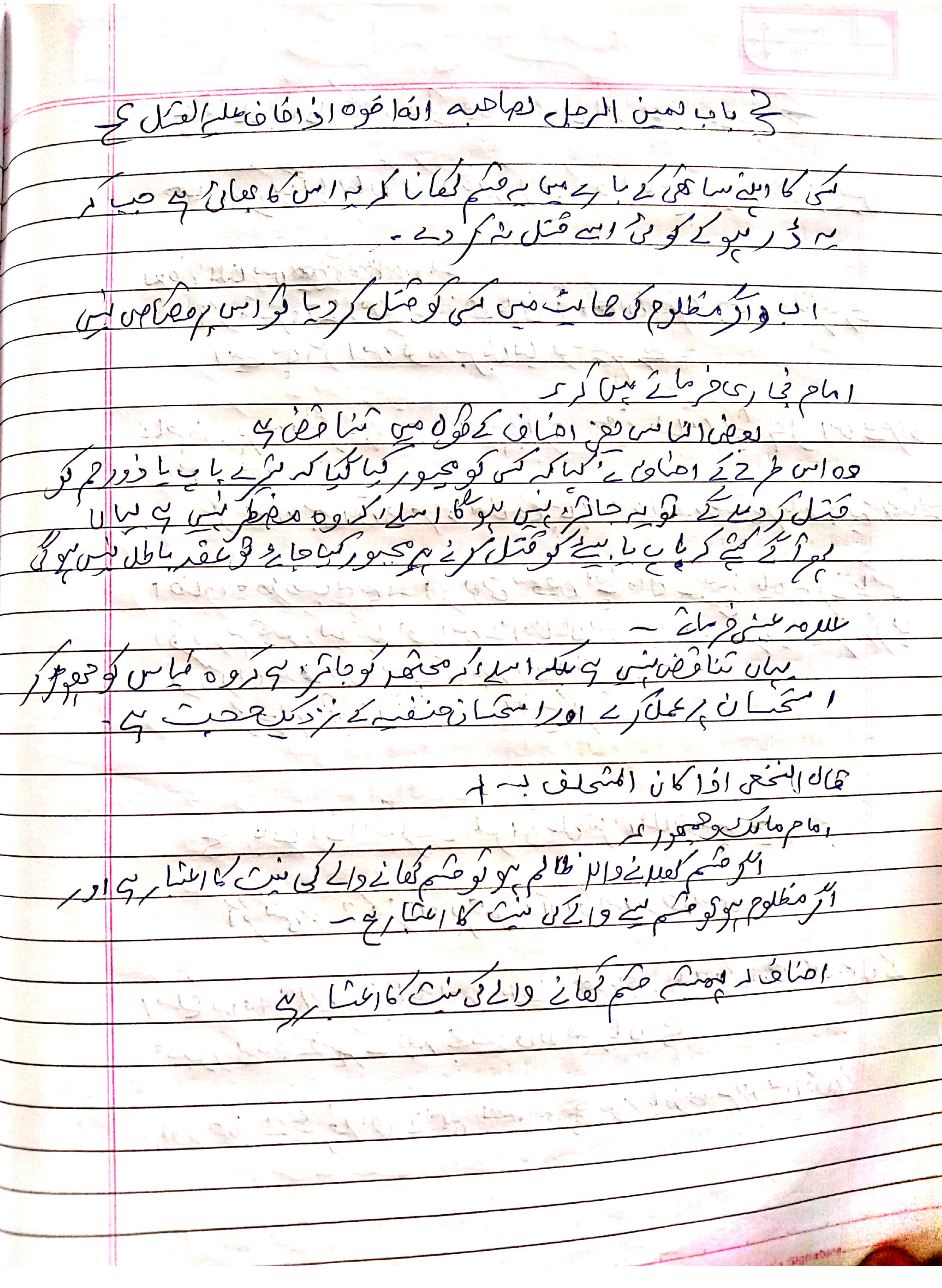
احناف کا مذھب یہ ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے مال کے بیچنے یا ھبہ کرنے یا کسی اقرار پر مجبور کیا گیا اور اس نے اپنا مال بیچ دیا یا ھبہ کر دیا یا اقرار کیا
تو اکراہ ~~[illegible]~~ دور ہونے کے بعد اسے اختیار ہوگا۔
اگر چاہے تو نافذ کر دے یا فسخ کر دے

باب اذا استکرھت المرأۃ علی الزنی فلا حد علیھا

اگر کسی عورت کو زنا پر مجبور کیا گیا تو اس پر حد نہیں

اسلئے کہ وہ تعالی نے فرمایا اور جس نے انھیں مجبور کیا تو بے شک اللہ ان کے مجبور کیے جانے کے بعد بخشنے والا مہربان ہے

اور حضرت عمر فاروق نے بھی اسے مجبور باندی پر حد نہیں لگائی



باب یمین الرجل لصاحبہ انہ اخوہ اذا خاف علیہ القتل

کسی کا اپنے ساتھی کے بارے میں یہ قسم کھانا کہ یہ اس کا بھائی ہے جبکہ یہ ڈر ہو کے کوئی اسے قتل نہ کر دے۔

اب اگر مظلوم کی حمایت میں کسی کو قتل کر دیا تو اس پر قصاص نہیں

امام بخاری فرماتے ہیں کہ

بعض الناس نے احناف کے قول میں تناقض ہے

وہ اس طرح کے احناف نے کہا کہ کسی کو مجبور کیا گیا کہ تیرے باپ یا ذو رحم کو قتل کر دے گے تو یہ جائز نہیں ہوگا اسلئے کہ وہ مضطر نہیں ہے لیکن پھر آگے کہتے کہ باپ یا بیٹے کو قتل کرنے پر مجبور کیا جائے تو عقد باطل نہیں ہوگی

علامہ عینی فرماتے —

یہاں تناقض نہیں ہے بلکہ اسلئے کہ مجتہد کو جائز ہے کہ وہ قیاس کو چھوڑ کر استحسان پر عمل کرے اور استحسان حنفیہ کے نزدیک حجت ہے۔

قال النخعی اذا کان المستحلف ب —

امام مالک و جمہور ائمہ

اگر قسم کھلانے والا ظالم ہو تو قسم کھانے والے کی نیت کا اعتبار ہے اور اگر مظلوم ہو تو قسم لینے والے کی نیت کا اعتبار ہے۔

احناف کے ہاں ہمیشہ قسم کھانے والے کی نیت کا اعتبار ہے

کتاب الحیل

حیل - یہ حیلہ کی جمع ہے۔

حیلہ :- اس خفیہ طریقہ کار کو کہتے ہے جس سے مقصود کو حاصل کیا جائے۔

حیلہ جس بنیاد پر کیا جاتا ہے اس کی کئی قسمیں ہے۔

(1) کسی مباح طریقہ کو کسی حق کے باطل کرنے کا ذریعہ بنایا جائے تو یہ حرام ہے
(2) کسی حق کے ثابت کرنے کے لیے ہو یا باطل کو دور کرنے کے لیے ہو یہ کبھی واجب اور کبھی مشتحب ہوتا ہے۔
(3) اگر کسی ناپسندیدہ چیز میں واقع ہونے سے بچنے کے لیے کیا جائے تو یہ کبھی مستحب اور مباح ہوتا ہے
(4) کسی مستحب کام کے ترک کا ذریعہ بنایا جائے تو یہ مکروہ ہے۔

حیلہ کی اصل قرآن اور احادیث میں موجود ہے۔
وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِهِ وَلَا تَحْنَثْ

بوقت حاجت حیلہ کرنے کی اجازت ہے اور خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تعلیم دی

امام بخاری حیلوں کے جائز کے قائل نہیں ہے۔

باب فی الصلوٰۃ

اس باب میں حدیث اللہ تعالی تمھاری نماز قبول نہیں فرمائے گا جب وہ حدث کرے یہاں تک کہ وضو کرلے۔

اس حدیث کو ذکر کرکے امام بخاری احناف پر تعریض کرتے ہے۔

امام اعظم کے نزدیک نماز سے باہر ہونے کے لفظ سلام فرض نہیں واجب ہے نماز سے باہر ہونے کے لیے خروج بصنعہ فرض ہے۔ یعنی بالقصد کسی بھی منافی نماز کام سے نماز سے باہر ہوجائے گا۔

اس بات پر بعض لوگوں نے احناف پر طنز کیا کہ اگر کوئی نماز کے آخر میں بالقصد ریح خارج کرے گا تو نماز ہو جائے گی۔
اور یہ بات تو حدیث کے خلاف ہے حدیث میں فرمایا گیا کہ دوبارہ وضو کرے اور نماز پوری کرے۔

اس کا جواب:۔ یہ حدیث پاک محمول ہے نماز کی ابتداء یا درمیان میں ریح خارج ہو تو۔

باب فی الزکاۃ وان لا یفرق بین مجتمع ۔۔۔

یہ باب ہے زکوٰۃ سے بچنے کے حیلے کے بیان میں اور یہ کہ زکوٰۃ کے ڈر سے مجتمع کو متفرق نہیں کیا جائے گا اور نہ متفرق کو اکٹھا کیا جائے گا۔

اس کی توضیح یہ ہے کہ:۔
دو آدمی ہے دونوں کے پاس 40-40 بکریاں ہے تو ان پر ہر 40 بکری میں ایک بکری واجب ہے۔ تو انھیں اکٹھا نہیں کیا جائے گا۔
اسلئے کہ اگر اکٹھا کرے گے تو 80 بکریوں پر بھی ایک ہی بکری واجب ہو گی تو ایسا حیلہ کرنا درست نہیں۔

امام بخاری فرماتے فرائض میں کمی کرنا جائز نہیں۔ اگرچہ بذریعے حیلے ہو

وقال بعض الناس فی عشرین ومائۃ بعیر حقتان ۔۔۔

120
امام بخاری فرماتے احناف نے کہا ایک سو بیس اونٹ میں دو حقے ہے پس اگر اسے قصداً ھلاک کر دیا یا کسی کو ھبہ کر دیا یا زکوٰۃ سے بچنے کے لیے کوئی بھی حیلہ اختیار کیا تو اس پر کچھ نہیں۔

توضیح:۔ اگر سال گزرنے سے پہلے کوئی شخص ایسا کرے تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں اسلئے کہ زکوٰۃ واجب ہونے کے لیے سال گزرنا شرط ہے یہاں اس پر زکوٰۃ واجب ہی نہیں ہوا اسلئے اسقاط زکوٰۃ یا زکوٰۃ سے فرار ہونا لازم نہیں آئے گا۔

وقال بعض الناس فی رجل له ابل فخاف.....

امام بخاری فرماتے ہیں کہ امام اعظم کہتے ہیں کہ کوئی شخص ہے اس کے پاس اونٹ ہیں اسے ڈر ہوا کہ اس پر زکوۃ واجب ہو جائے گی تو اس نے سال پورا ہونے سے پہلے ان اونٹوں کو بیچ دیا تو اس پر کچھ نہیں۔

اس میں بھی احناف پر تعرض ہے۔
امام بخاری یہ کہہ رہے ہیں کہ احناف کے مسائل میں تناقض ہے
ایک مسئلے میں یہ کہہ رہے کہ سال پورا ہونے سے پہلے بیچ دیا تو زکوۃ واجب نہیں
اور ایک مسئلہ یہ کہ سال پورا ہونے سے پہلے زکوۃ دے دے تو ادا ہو جائے گی۔

جواب:۔ جس طرح صدقہ فطر عید الفطر سے پہلے دے سکتا حالانکہ وہ بھی عید الفطر کے دن ہی واجب ہوتا ہے۔ اسی طرح زکوۃ بھی دے سکتے۔

باب ما یکرہ من الاحتیال فی البیوع

بیوع میں حیلہ مکروہ ہے
اور یہ کہ زائد پانی سے لوگوں کو روکا نہ جائے تاکہ اس سے فاضل چراگاہ کو روکا جائے۔

کچھ لوگ ایسا کرتے تھے کہ زائد پانی دوسرے کو استعمال نہیں کرنے دیتے تھے کہ ان کے جانور ~~[illegible]~~ ہمارے چراگاہ میں چریں گے۔
تو اس وجہ سے ضرورت مند لوگ پانی خریدتے تھے۔ گویا پانی بیچنے کو حیلہ بناتے تھے تو اس سے منع کیا گیا۔

باب ما ینھی من الخداع فی البیوع

امام بخاری کا اس باب سے مقصد یہ ہے کہ بازاری بھاؤ سے زیادہ قیمت لینا بھی دھوکہ میں داخل ہے۔

باب اذا غصب جاریۃ فزعم انھا ماتت ...

کسی نے کسی کی باندی کو غصب کیا پھر گمان کیا کہ وہ مرگئی ہے جس کی وجہ سے یہ فیصلہ کیا گیا کہ غاصب مردہ قیمت لونڈی کی قیمت مالک کو ادا کرے۔
پھر مالک کو لونڈی زندہ مل گئی تو لونڈی مالک کی ہے اور غاصب کو قیمت واپس کر دی جائے۔ اور یہ قیمت لونڈی کا ثمن نہیں ہوگی۔

وقال بعض الناس الجاریۃ للغاصب۔
امام بخاری فرماتے ہیں احناف کا یہ کہنا ہے کہ باندی مالک کی نہیں غاصب کی ہو جائے گی اسلئے کہ اس نے اس کی قیمت دے دی ہے۔

اس میں بھی احناف پر تعریض ہے کہ اگر ایسا ہے تو پھر کوئی بھی یہ حیلہ کر سکتا ہے وہ کوئی اگر لونڈی خریدنا چاہے اور وہ بیچنے پر راضی نہ ہو تو غصب کرے اور اس کی قیمت دے دے۔

احناف کا صحیح اور مختار مذہب یہ ہے کہ غاصب پر لونڈی کو لوٹانا واجب ہے۔
اور بعض احناف نے جو کہا کہ لونڈی غاصب کی ہوگی۔
وہ اس بنیاد پر کہ قاضی فیصلہ ظاہراً و باطناً نافذ ہوتی ہے۔

باب فی النکاح

وقال بعض الناس ان لم تستأذن۔
بعض الناس نے کہا کہ اگر باکرہ بالغہ سے اجازت نہیں لی اور نہ شادی کی اور اس شخص نے حیلہ کیا اور دو جھوٹے گواہ قائم کیے کہ اس نے اس کے ساتھ رضامندی سے نکاح کیا ہے۔
اس پر قاضی نے نکاح کے ثابت ہونے کا حکم دے دیا حالانکہ شوہر جانتا ہے کہ یہ گواہی باطل ہے۔ پھر بھی کوئی حرج نہیں کہ یہ شخص اس عورت سے وطی کرے اور یہ نکاح بھی صحیح ہے۔

آج کل غیر مقلدین اس مسئلہ کو لے کر بہت احناف پر طعن کرتے ہیں حالانکہ ایسا معاملہ حضرت علیؓ نے خود فرمایا۔

﴿ باب فی الھبۃ والشفعۃ ﴾

ھبہ اور شفعہ میں حیلے کا بیان

وقال بعض الناس ان وھب ھبۃ ...

بعض الناس نے کہا اگر کسی کو ھزار درھم یا اس سے زیادہ ھبہ کیا اور وہ اس کے پاس کئی دن تک رہا تو اس نے اس بارے میں حیلہ کیا اور ھبہ کو رجوع کر لیا تو ان دونوں میں کسی پر زکوٰۃ واجب نہیں۔

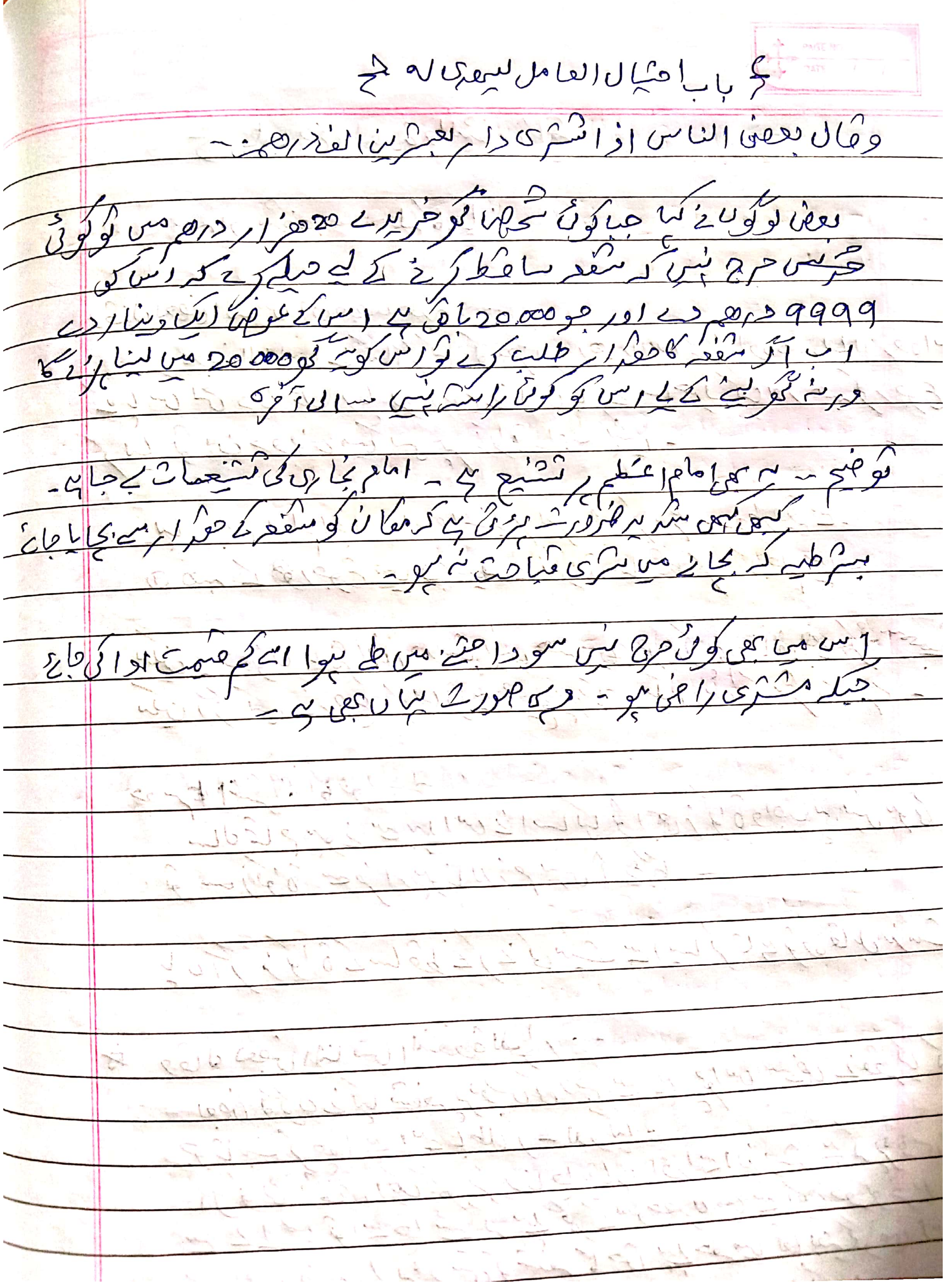
یہاں بھی امام بخاری امام اعظم پر تعریض کر رہے۔ دو طریقہ سے۔
① ھبہ کے رجوع میں ② حیلہ سے زکوٰۃ ساقط کرنے کے حکم میں۔

لیکن یہ دونوں اعتراض درست نہیں ھبہ میں رجوع کو ہم احناف بھی مکروہ سمجھتے لیکن اگر کسی نے رجوع کر لیا تو یہ صحیح ہوگا۔ لیکن دوسرے کے شرائط ہے۔

دوسرا اعتراض کا جواب:
سال تمام ہونے سے پہلے اس نے ایسا کیا تو ابھی زکوٰۃ واجب ہی نہیں ہوئی تو اس زکوٰۃ سے فرار ہونا لازم نہیں آئے گا۔

ہاں اگر زکوٰۃ کے ساقط کرنے کی نیت سے ایسا کرتا ہے تو وہ قابل مذمت ہے۔

☆ وقال بعض الناس الشفعۃ للجوار ...
بعض لوگوں نے کہا شفعہ پڑوس کی وجہ سے ہے پھر اس شخص نے قصد کیا کہ جو ثابت کر چکا ہے اسے باطل کرے اور کہا۔
اگر کوئی شخص ایک گھر خریدنا چاہتا ہے اور اسے اندیشہ ہے کہ پڑوسی شفعہ سے لے لے گا تو اسے چاہئے کہ پہلے گھر کے سو حصوں میں سے ایک حصہ کو خریدے پھر باقی کو خریدے پڑوسی کو شفعہ کا حق پہلے حصہ میں تھا لیکن گھر میں اسے شفعہ کا حق نہیں اسے جائز ہے کہ اس بارے میں یہ حیلہ کرے۔



باب احتیال العامل لیھدی له

وقال بعض الناس اذا اشتری دارا بعشرین الف درھم ـ

بعض لوگوں نے کہا جب کوئی شخص گھر خریدے 20 ہزار درہم میں تو کوئی حرج نہیں کہ شفعہ ساقط کرنے کے لیے حیلہ کرے کہ اس کو 9999 درہم دے اور جو 20,000 باقی ہے اس کے عوض ایک دینار دے اب اگر شفعہ کا حقدار طلب کرے تو اس کو یہ گھر 20,000 میں لینا پڑے گا ورنہ گھر لینے کے لیے اس کو کوئی راستہ نہیں ـ الی آخرہ

توضیح ـ یہ بھی امام اعظم پر تشنیع ہے ـ امام بخاری کی تشنیعات بے جا ہے۔ کیونکہ یہ مسئلہ بہ ضرورت شرعی ہے کہ مکان کو شفعہ کے حقدار سے بچایا جائے بشرطیکہ کہ بچانے میں شرعی قباحت نہ ہو ـ

اس میں بھی کوئی حرج نہیں سودا جتنے میں طے ہوا اس سے کم قیمت ادا کی جائے جبکہ مشتری راضی ہو ـ ہر صورت کے بیان ابھی ہے ـ

کتاب التہجد

امام بخاری کا مقصد اس کتب کو ذکر کرنے سے آیت
تہجد کی مشروعیت اس آیت کریمہ "وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَكَ"
سے ہوئی۔
گویا تہجد کا ثبوت قرآن مجید میں ہے۔

تہجد۔ باب تفعل کا مصدر ہے جسکے معنی اٹھنے اور سونے دونوں کے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی تہجد کی نماز کے تعلق سے اختلاف ہے۔
بعض حضرات کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض تھی۔ آیت میں امر وجوب کے لیے ہے
بعض کہتے ہیں کہ واجب نہیں تھی۔ آیت میں امر استحباب کے لیے اور
آیت میں نافلہ کا ذکر ہے اس سے بھی استحباب کا ثبوت ہوتا ہے۔

﴿ باب فضل قیام اللیل ﴾

امام بخاری کا اس باب سے مقصد تہجد کی فضیلت بیان کرنا ہے۔

حدیث شریف میں فرمایا حضرت عبداللہ بن عمر اگر تہجد پڑھتے تو جہنم دیکھنے پر بھی خائف
نہیں ہوتے کیونکہ تہجد پڑھنے سے دل قوی ہوتا ہے۔

اور تہجد کو فرائض کے بعد سب سے افضل نماز کہا گیا۔

﴿ باب طول السجود فی قیام اللیل ﴾

حدیث پاک میں جو آیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پچاس آیتیں کے مقدار سجدہ کرتے تھے
اس سے مراد نماز کا ہی سجدہ ہے۔

اس باب سے مقصد قیام لیل میں طویل سجدہ کی فضیلت بیان کی گئی ہے اور ان لوگوں
کا رد ہے جو کہتے ہیں کہ دن میں رکوع و سجود اور رات میں طول قیام افضل ہے۔

بسم اللہ

باب ترک القیام للمریض

حضرت جندب فرماتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو ایک یا دو رات نماز تہجد کے لئے نہیں اٹھے۔

اس سے پتہ چلتا ہے کہ مریض قیام لیل یعنی تہجد کو ترک کر سکتا ہے۔

آپ دو دن نہیں اٹھے تو ابو لہب کی بیوی نے کہا کہ آپ کو آپ کے شیطان نے چھوڑ دیا ہے (یعنی جبرائیل علیہ السلام) معاذ اللہ تو یہ آیت نازل ہوئی والضحیٰ والیل اذا سجیٰ۔

باب تحریض النبی علی قیام اللیل

امام بخاری کا اس باب سے مقصد یہ بیان کرنا کہ۔
صلوۃ اللیل واجب نہیں ہے لیکن مرغب فیہ ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کبھی کبھی ترک کیا ہے تاکہ امت فرض نہ سمجھ لے۔
لیکن تہجد کی نماز حضور پاک پر فرض تھی۔

باب قیام النبی حتی ترم قدماہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قیام لیل میں اتنا زیادہ کھڑے رہتے کہ آپ کے قدم مبارک سوج جاتے۔
حضرت عائشہ نے فرمایا یہاں تک کہ آپ کے پاؤں پھٹ جاتے۔
فطور کا معنی ہے پھٹنا۔

امام بخاری کا اس سے مقصد یہ ہے کہ قیام لیل اگرچہ واجب نہیں ہے لیکن اس کی عظیم فضیلت کی وجہ سے حضور اہتمام فرماتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ کے قدم سوج جاتے۔

﴾ باب من نام عند السحر ﴿

امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ سحر کا وقت سوتا جائز ہے کوئی حرج نہیں
قرآن پاک میں ہے وبالاسحار ھم یستغفرون۔ اس سے قیام سحر کی فضیلت پتہ چلتی ہے۔
حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی قیام لیل کے بعد اخیر شب میں سوتے تھے۔

﴿ باب من تسحر فلم ینم حتی صلی الصبح ﴾

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حضرت زید نے سحری کے بعد نماز میں مشغول ہو گئے۔
اس والی حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سحری کے بعد سوئے نہیں
یعنی سحری کے بعد سونا ضروری نہیں ہے۔

﴿ باب طول الصلوٰۃ فی قیام اللیل ﴾

امام بخاری کا اس باب سے مقصد یہ بتانا ہے کہ قیام لیل میں نماز کو طویل کرنا افضل ہے
حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب تہجد کے لیے اٹھتے تو مسواک کرتے۔
یہ مسواک کرنا نیند کو زائل کرنے اور نماز میں قرات کو لمبی کرنے کے لیے تھا۔

﴿ باب کیف صلوٰۃ اللیل ---- ﴾

اس باب میں یہ بیان کیا گیا کہ حضور رات کی نماز کس طرح پڑھتے تھے دو دو کر کے یا چار چار
ابن عمر کی روایت نے بتادی کہ حضور دو دو کر کے نماز پڑھتے تھے اور تیرہ رکعتیں پڑھتے

مختلف احادیث سے پتہ چلتا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف ایام میں مختلف معمولات تھے۔

کبھی سات پڑھتے یعنی چار تہجد اور تین وتر اور
اور کبھی نو رکعت پڑھتے یعنی چھ تہجد اور تین وتر
اور کبھی گیارہ پڑھتے یعنی آٹھ تہجد تین وتر
اور کبھی تیرہ پڑھتے یعنی آٹھ تہجد تین وتر اور دو رکعت سنت فجر

باب قیام النبی باللیل ونومہ ما نسخ

سورہ مزمل کے نزول کے بعد تہجد حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی اور صحابہ پر بھی فرض تھی۔ سال بھر تک یہ حکم باقی رہا پھر منسوخ ہو گیا۔

سورہ مزمل میں تین آیتیں ناسخ اور تین منسوخ ہے۔

① قم اللیل - سے پوری رات کا قیام فرض ہوا
پھر نصفہ او انقص منہ قلیلا سے پوری رات کا قیام منسوخ ہوا
اور کم از کم تہائی رات کا قیام فرض رہا

② پھر فاقرءوا ما تیسر من القرآن سے تہائی رات کا قیام منسوخ ہوا اور بقدر وسعت فرض رہا

پھر اقیموا الصلوٰۃ سے قیام لیل کی فرضیت بالکلیہ منسوخ ہو گئی
نماز تہجد حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض رہی۔

باب عقد الشیطان علی قافیۃ الراس

حدیث میں ہے تم میں سے کوئی سوتا ہے تو شیطان اس کی گدی پر تین گرہ لگاتا ہے

اس باب سے مقصد نماز عشاء اور فجر کی تاکید بیان کرنا ہے کہ فجر کے وقت نہ سوئے اگر ظن غالب ہے کہ نماز کے وقت اٹھ جائے گا تو سو سکتا ہے۔

حدیث میں گرہ لگانا اپنے حقیقی معنی میں ہے۔

﴿ باب اذا نام ولم یصل بال الشیطن ﴾

جو شخص سوتا رہے اور نماز نہ پڑھے تو شیطان اس کے کان میں پیشاب کر دیتا ہے۔

بعض لوگوں نے کہا کہ شیطان کا پیشاب کرنا حقیقی معنی میں ہے۔
بعض لوگوں نے کہا کہ اس سے کنایہ ہے کہ شیطان طرح طرح کے وسوسے اور ضلالت سے اس کا کان بھر دیتا ہے۔

صحیح یہی ہے کہ یہ اپنے حقیقی معنی پر ہے۔

﴿ باب الدعاء والصلوۃ من آخر اللیل ﴾

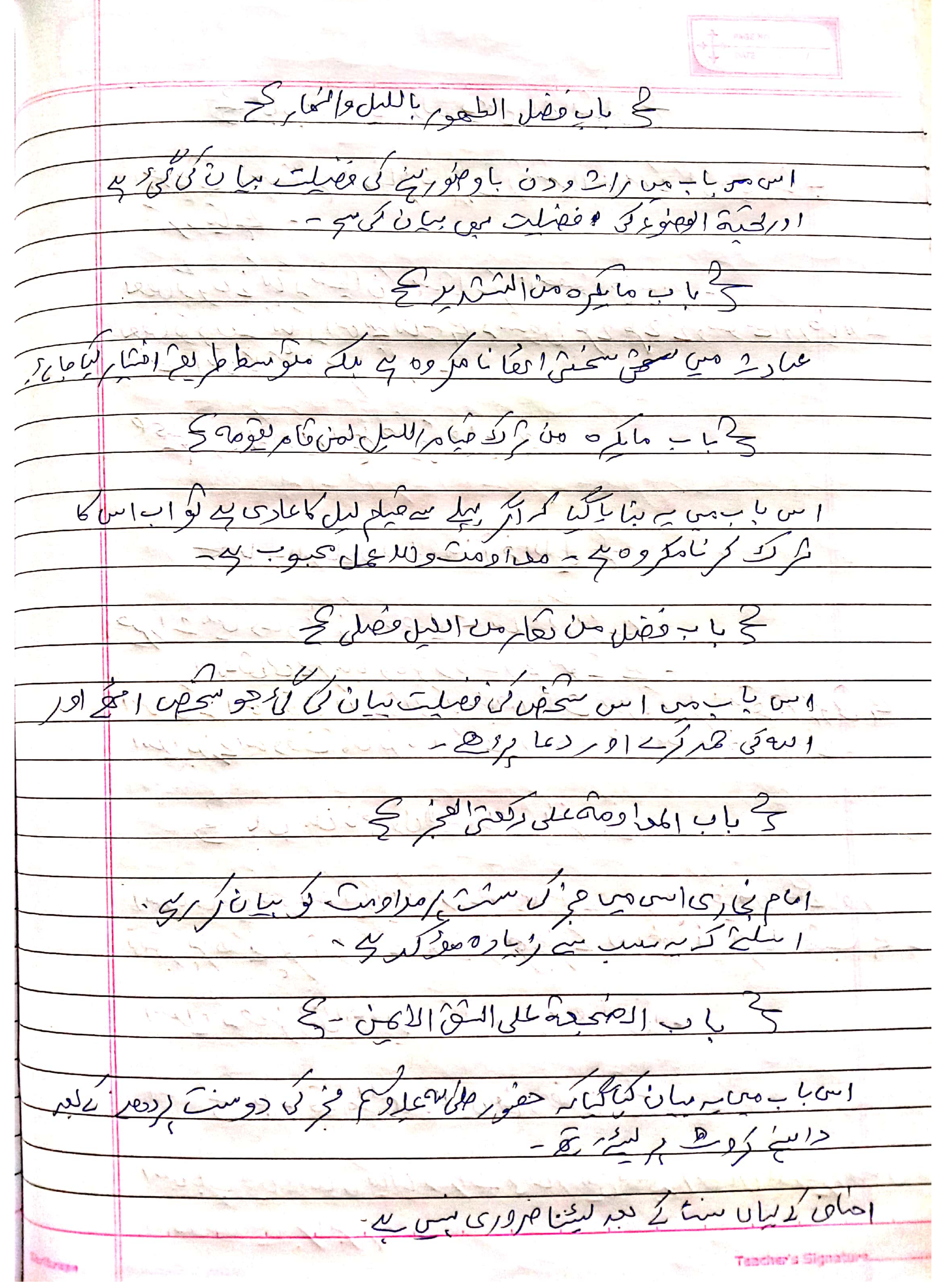
اخیر رات میں دعا و نماز کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔
اللہ تعالی نے فرمایا وہ لوگ رات کو کم سوتے تھے۔
اس لئے کہ اس وقت اللہ تعالی کی خاص رحمت بندہ کی طرف متوجہ ہوتی ہے
اسلئے بندے اس وقت کا فائدہ اٹھائے اور دعا و نماز میں مشغول ہو جائے۔

﴿ باب من نام اول اللیل واحیی آخرہ ﴾

اس باب میں یہ بیان کیا گیا کہ رات میں سوئے اور پھر آخر میں جاگے اور تہجد پڑھ کے پھر آرام کرے پھر نماز فجر کے لئے اٹھے ایسا کرنا مستحب ہے۔
اسلئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی معمول تھا۔

﴿ باب قیام النبی باللیل فی رمضان ﴾

اس باب میں یہ بیان کیا گیا کہ رات کی نماز یعنی تہجد رمضان اور غیر رمضان دونوں میں برابر ہے۔



باب فضل الطهور بالليل والنهار

اس میں باب میں رات و دن باوضو رہنے کی فضیلت بیان کی گئی ہے اور تحیۃ الوضوء کی فضیلت میں بیان کی ہے۔

باب ما یکرہ من التشدید

عبادت میں سختی اٹھانا مکروہ ہے بلکہ متوسط طریقہ اختیار کیا جائے۔

باب ما یکرہ من ترک قیام اللیل لمن کان یقومہ

اس باب میں یہ بتایا گیا کہ اگر پہلے سے قیام لیل کا عادی ہے تو اب اس کا ترک کرنا مکروہ ہے۔ مداومت والا عمل محبوب ہے۔

باب فضل من تعار من اللیل فصلی

اس باب میں اس شخص کی فضیلت بیان کی گئی جو شخص اٹھے اور اللہ کی حمد کرے اور دعا پڑھے۔

باب المداومۃ علی رکعتی الفجر

امام بخاری اس میں فجر کی سنت پر مداومت کو بیان کر رہے، اسلئے کہ یہ سب سے زیادہ مؤکد ہے۔

باب الضجعۃ علی الشق الایمن

اس باب میں یہ بیان کیا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو سنت پڑھنے کے بعد داہنے کروٹ پر لیٹتے تھے۔

احناف کے یہاں سنت کے بعد لیٹنا ضروری نہیں ہے۔

Teacher's Signature

سوالحل سنت فجر - سنت ہے
بعض نے کہا - مستحب ہے
ابو محمد بن حزام - واجب و فرض ہے فجر کی سنت کے بعد لیٹنا
مالکیہ - بدعت ہے
بعض - خلاف اولیٰ ہے

صحیح یہی ہے کہ سنت فجر کے بعد لیٹنا واجب نہیں۔

باب من تحدث بعد الرکعتین ولم یضطجع

اس باب سے تو پتہ چل گیا کہ فجر کی سنت کے بعد لیٹنا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے ان لوگوں کے لیے جو تہجد کے لیے اٹھتے ہوں تو تھکان دور ہو جائے۔

باب ما جاء فی التطوع مثنیٰ مثنیٰ

نفل نماز دو دو رکعت پڑھنے کا بیان۔
امام بخاری نے کہا میں نے اپنے ملک کے (مدینہ منورہ) کے علماء کو یہی دیکھا کہ وہ دن کے نوافل میں ہر دو رکعت میں سلام پھیرتے۔

نفل نماز دو دو رکعت کر کے پڑھنا افضل ہے احناف و شوافع و حنابلہ سب کے نزدیک بعض لوگوں نے چار رکعت افضل کہا۔

اس باب میں استخارہ کی بات بھی آئی ہے۔
عبادات کے متعلق استخارہ نہیں بلکہ معاملات و حاجت کے لیے استخارہ ہے اور امور مکروہ و حرام میں بھی استخارہ جائز نہیں۔